REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۹ — شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ — ۳۰ اخاء ۱۳۵۹ ہش — ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مجریہ ۱۶ اکتوبر ۸۰ء میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمدللہ۔ حضور ۹ اکتوبر کو سپین میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد ۱۱ اکتوبر کو واپس لنڈن تشریف لے آئے تھے۔ ملنے والی آخری اطلاع کے مطابق حضور پُرنور مع اہلِ قافلہ ان دنوں لنڈن میں ہی تشریف فرما ہیں۔ حضور نے احبابِ جماعت کو محبت اور شفقت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ارسال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو صحت وعافیت سے رکھے۔ اور بانیلِ مرام واپس مرکزِ سلسلہ میں جلد لے آئے۔ آمین۔

قادیان ۲۷ اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مظفرپور کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے آج شام قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ واللہ خیرٌ حافظاً۔

حضرت اقدس امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے

مانچسٹر، ہڈرزفیلڈ اور بریڈفورڈ (برطانیہ) میں تین نئے تبلیغی مراکز کا شاندار افتتاح

مانچسٹر اور ہڈرزفیلڈ کے مراکز کی افتتاحی تقریب میں حضور پرنور نے احبابِ جماعت کو زرّیں نصائح سے نوازا

بریڈفورڈ مشن کی افتتاحی تقریب میں ڈپٹی میئر کی شرکت۔ پریس کانفرنس سے خطاب۔ ریڈیو ٹی وی پر تقریب کی اشاعت

لنڈن۔ یکم اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جناب امیر صاحب مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام ارسال کردہ کیبل گرام میں یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ ستمبر کی شام برطانیہ میں جماعتِ احمدیہ کے دو نئے مشن ہاؤسز کا افتتاح کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

یہ نئے مشن ہاؤس مانچسٹر اور ہڈرزفیلڈ میں قائم کئے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہڈرزفیلڈ مشن ہاؤس کا افتتاح کرنے کے بعد احبابِ جماعت کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اور قریباً دو گھنٹے تک احبابِ جماعت ہڈرزفیلڈ کو اپنے زندگی بخش کلمات سے مستفید فرماتے رہے۔ حضور کی یہ بابرکت مجلس نمازِ عشاء کے بعد برپا ہوئی۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ نے مانچسٹر کے مشن ہاؤس کا افتتاح کرنے کے بعد نمازِ مغرب پڑھائی۔ حضور ان کے بعد احبابِ جماعت میں تشریف فرما ہوئے۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک احباب سے مصروفِ گفتگو رہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے کیبل گرام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گزشتہ چند روز سے چکروں کی تکلیف رہی۔ جس کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۶ ستمبر کا جمعہ بھی نہ پڑھا سکے۔ کیبل گرام میں لکھا ہے کہ اب حضور کی طبیعت قدرے بہتر ہے۔

یاد رہے کہ اس کیبل گرام بھیجنے کی تاریخ کے بعد موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہتر ہے۔ الحمدللہ۔

لنڈن ہی سے موصولہ ۱۳ اخاء/اکتوبر کی ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی جانب سے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصولہ اس کیبل گرام میں یہ خوشکن اطلاع بھی دی گئی ہے کہ مورخہ ۲ اخاء (اکتوبر) بروز منگل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بریڈفورڈ میں نمازِ ظہر وعصر پڑھا کر جماعتِ احمدیہ کے نئے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ اس تقریب میں بریڈفورڈ کے ڈپٹی میئر اور دیگر نمایاں شخصیات شامل تھیں۔ اس سے قبل حضور نے مشن ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں ریڈیو۔ ٹی۔وی اور مقامی اخبارات کے نمائندے اور فوٹوگرافر موجود تھے۔ اس تقریب میں قریباً تین صد احمدی احباب نے شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر خطاب فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ احمدیوں کو دیگر علوم کے ساتھ ساتھ عربی اور اُردو بھی سیکھنی چاہیئے۔ تاکہ جماعتِ احمدیہ کی آئندہ آنے والی صدی میں اسلام کی عظیم الشان فتح کا راستہ ہموار ہو سکے۔ حضور ایدہ اللہ نے نئی مساجد کی تعمیر کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ اس تقریب کی کارروائی ریڈیو اور ٹی۔وی پر نشر کی گئی۔ اس روز دوپہر کو بریڈفورڈ کی جماعت کی طرف سے تمام حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

احباب کرام کامل توجہ اور التزام کے ساتھ دُعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت وسلامتی سے رکھے آپ کے جملہ مقاصدِ دینیہ میں کامیابی عطا فرمائے اور حضور کے اس بابرکت سفر کو جو ترقی کی نت نئی منازل طے کرتا ہوا بفضلہ تعالیٰ اب قریب الاختتام ہے تبلیغ واشاعتِ دین کی نئی راہیں ہموار کرنے کا موجب بنائے۔ آپ کی انتھک مساعی کو بارآور کرے اور ہر آن اپنی معجزانہ تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین

(بحوالہ الفضل مورخہ ۶ و ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۹ ہش (دسمبر ۱۹۸۰ء) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش (۱۹۸۰ء) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

گذشتہ سے پیوستہ

غانا کے صدر ڈاکٹر ہلا لیمان کی حضور ایدہ اللہ سے دوبارہ ملاقات

"ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد" کی منہ بولتی ایمان افروز اور روح پرور تفاصیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالٹ پانڈ میں اہم دینی و جماعتی مصروفیات کی ایمان افروز جھلکیاں

سالٹ پانڈ سے واپسی کا سفر

واپسی کے اس سفر میں حضور نے اسارچر ESSARKEYIR نامی قصبہ کے باہر احمدیہ سیکنڈری سکول (جس کے ہیڈ ماسٹر صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہیں) کی نو تعمیر شدہ عمارت پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کرائی۔ سکول فی الوقت کرایہ کی عمارت میں ہی چل رہا ہے۔ نئی عمارت کے ہر طرح مکمل اور سامان سے آراستہ ہو جانے کے بعد سکول اس میں منتقل ہو جائے گا۔

اس کے بعد حضور چند میل کے فاصلہ پر اکرافو (EKRAFO) نامی قصبہ میں تشریف لے گئے۔ یہاں جماعت نے ایک بہت عالیشان مسجد تعمیر کی ہے۔ حضور نے مسجد سے کچھ فاصلہ پر قبرستان تشریف لے جا کر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کے ذریعہ قبولِ حق کی سعادت حاصل کرنے والے سب سے قدیمی غانین احمدی محترم جناب الحاجی مہدی اپا کی قبر پر دعا کی۔ الحاجی مہدی اپا اکرافو میں ۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء میں جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ اور اس کے چند سال بعد ۱۹۲۶ء میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

اکرافو سے واپس اسارچر آکر حضور ایدہ اللہ نے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے مکان میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔ اور معہ اہلِ قافلہ و دیگر کثیر التعداد احباب نے وہاں چائے نوشی فرمائی۔ علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی اپنے مصاحبوں سمیت حضور کے استقبال کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کی اجازت سے حضور کی خدمت میں انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں جماعت کی طبی اور تعلیمی میدانوں میں عظیم خدمات کو سراہتے ہوئے حضور کی خدمت میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور اس علاقہ میں تعلیم کے مزید فروغ کے لئے بعض تجاویز پیش کیں۔ حضور نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی پیش کردہ تجاویز کو مفید قرار دیتے ہوئے ان پر غور کرنے اور حتی الامکان ان سے استفادہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر حضور آٹھ بجے رات بخیر و عافیت اکرا واپس تشریف لے آئے۔

صدرِ مملکت سے دوسری ملاقات

حضور سالٹ پانڈ سے اکرا واپس آنے کے بعد سٹیٹ گیسٹ ہاؤس پہنچے ہی تھے کہ مملکتِ غانا کے صدر محترم ڈاکٹر ہلا لیمان کی طرف سے پیغام موصول ہوا کہ وہ حضور کے اکرا سے واپس جانے سے قبل حضور سے ایک اور ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ اگلے روز حضور براستہ ایمسٹرڈم لنڈن روانہ ہو رہے تھے۔ اس لئے اکرا پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی حضور صدرِ مملکت سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی سرکاری رہائش گاہ "اوسو کیسل" تشریف لے گئے۔ اس ملاقات میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ۔ راقم الحروف (مسعود احمد دہلوی) محترم عبدالوہاب آدم صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا۔ محترم حسن عطا صاحب ریجنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اشانٹی ریجن۔ محترم جے۔ جی عیسیٰ صاحب آف کوکو مارکیٹنگ بورڈ حضور کے ہمراہ تھے۔

صدر موصوف نے حضور کے کامیاب دورے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا، میں آپ کی روانگی سے قبل آپ کو الوداع کہنا چاہتا تھا۔ باہمی تبادلۂ خیالات کے دوران غانا کی نازک اقتصادی صورتِ حال بھی زیرِ غور آئی۔ حضور نے اقتصادی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ غانا کی بعض مجوزہ مساعی کا بھی ذکر کیا۔ اور خاص طور پر ملک میں زراعت کو فروغ دینے اور زرعی پیداوار بڑھانے پر زور دیا۔ چلنے سے قبل حضور نے اجتماعی دعا بھی کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

"ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد" کا منہ بولتا ثبوت

غانا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو اشاعتِ اسلام کے کام میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے اور روز بروز ہو رہی ہے۔ وہ "ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد" کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہاں اس وقت تک ملک کے طول و عرض میں جماعتِ احمدیہ کی ۳۵۶ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ احمدیوں کی تعداد بحمد اللہ تعالیٰ پانچ لاکھ سے بھی متجاوز ہے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

گیمبیا کے قائم مقام صدر کے ہاتھوں نئے احمدیہ ہسپتال کا سنگِ بنیاد

آنے والے وقت میں احمدیہ مشن اور گیمبیا کی حکومت کے تعاون میں اضافہ ہوگا

تقریب کے موقعہ پر قائم مقام صدر موسیٰ کمارا کا حاضرین سے خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیہ اینٹ بطور سنگِ بنیاد رکھی گئی۔ امیر جماعت گیمبیا کی کیبل گرام

بانجل۔ (گیمبیا)۔ گیمبیا کے قائمقام صدر عزت مآب آسان موسیٰ کمارا نے ۳ اکتوبر کو یہاں ایک نہایت باوقار تقریب میں پہلے سپیشلسٹ احمدیہ ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا۔ الحمد للہ۔

گیمبیا کے مبلغ انچارج مکرم مولوی داؤد حنیف صاحب نے بذریعہ کیبل گرام الفضل کو اطلاع دی ہے کہ گیمبیا کے شہر بانجل کے نواح میں تولن کنجانگ کے مقام پر یہ تقریب منعقد ہوئی۔ سنگِ بنیاد کی اینٹ وہ تھی جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی دعا فرمائی تھی۔ اس مقصد کے لئے اس جگہ پر ایک نہایت باوقار اور کامیاب تقریب منعقد کی گئی۔

اس موقعہ پر گیمبیا میں جماعتِ احمدیہ کے امیر نے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے مختصر طور پر جماعتِ احمدیہ کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ تعلیمی اور طبی خدمات کے میدان میں دنیا بھر میں جماعت کی خدمات کا ذکر کیا۔ خصوصی طور پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم کردہ نصرت جہاں سکیم کے تحت ہونے والی خدمات کی وضاحت کی۔

قائمقام صدر ہز ایکسی لینسی کمارا نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور توقع ظاہر کی کہ آنے والے وقت میں جماعتِ احمدیہ اور حکومتِ گیمبیا کے درمیان تعاون میں مزید اضافہ ہوگا۔

اِس تقریب میں کابینہ کے وزراء سفیر صاحبان اور حکومت کے اعلیٰ سول اور فوجی حکام نے شرکت کی (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

★ ہوٹل فرینکفرٹر ہوف میں کامیاب پریس کانفرنس ★ مغربی جرمنی کے اخبارات اور عوام میں وسیع پیمانہ پر چرچا

فرینکفورٹ ۔ مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرینکفورٹ میں اپنے قیام کے نویں روز ۷ ؍ جولائی ۱۹۸۰ء کو حسب معمول مسجد نور میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھانے اور دفتری اُمور سرانجام دینے کے علاوہ ایک بہت وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا ۔

پریس کانفرنس میں حضور نے جرمن صحافیوں کے متعدد سوالوں کے جواب میں خبردار فرمایا کہ فی زمانہ رُوئے زمین پر بسنے والے بنی نوع انسان ایک بہت ہی نازک دَور میں سے گزر رہے ہیں ۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ، بنی نوع انسان نے بڑی غلطیاں کی ہیں اور اُن کی اس غلط روی کی وجہ سے تیسری عالمگیر جنگ قریب آتی جا رہی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام بنی نوع انسان اس کے سدِ باب کے لئے مشترکہ کوشش عمل میں لائیں ۔

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا میں تمام اقوام پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی نجات قرآن کریم کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے ۔ دُنیا مانے یا نہ مانے میرا مشورہ اور میری نصیحت یہی ہے کہ بنی نوع قرآن عظیم کے بیان کردہ اصولوں کو اپنائیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو خدائی امان کے نیچے لائیں ۔ جب تک وہ ایسا نہیں کریں گے تیسری عالمگیر جنگ کے خطرہ سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے ۔

پریس کانفرنس کے مختصر کوائف

فرینکفورٹ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کے موقع پر اس پریس کانفرنس کا اہتمام احمدیہ مشن فرینکفورٹ کی طرف سے مغربی جرمنی کے بہت بلند پایہ ہوٹل فرینکفرٹر ہوف کے ایک آراستہ و پیراستہ بہت بڑے کمرے میں ۷ ؍ جولائی کو گیارہ بجے قبل دوپہر کیا گیا تھا ۔ اس میں مغربی جرمنی کے قومی اخباروں اور خبر رساں ایجنسیوں کے ایک درجن کے قریب اخبار نویس اور فوٹو گرافروں نے شرکت کی ۔ ان میں روزنامہ فرانکفرٹر ناخرشٹر (FRANKFURTER NACHRICHTEN) کے مسٹر ہیرالڈ آخلس HARALD ACHILLES ۔ جرمن پریس ایجنسیز کے مسٹر لازولو ٹرانکوتس (LASZLO - TRANKOVITS) پریس ایجنسیز پروٹسٹنٹ چرچ کی مسز کورنیلیا لولائن (CORNELIA LOHLEIN) روزنامہ "آمبذ پوسٹ" اور روزنامہ "ناخت آؤس گابے" کے مسٹر اُمگاریش (UMGARISCH) روزنامہ فرانکفرٹر رُنڈشاؤ (FRANKFURTER - RUNDSCHAU) کی مسز اُرسلا ہلو ۔ روزنامہ "بلڈ" (BILD) کی مسز ڈوروتھی بئرمن اور مسٹر مارٹن کاؤپ MRS. DOROTHEE BIERMAN & MR. MARTIN KAUPP روزنامہ "فرانکفرٹر نیو پریسے" کے مسٹر ہائیکو روزنر اور مسٹر بومی ۔ MR. HEIKO ROSNER AND MR. BOMI جنرل نیوز پریس کے ٹِل مَن او ہل اور مائیکل سی گورنگ (MR. TILLMAN O. HILL AND MICHAEL C. GOERING) اور "بلٹز ٹپ" (BLITZ - TIP) کے مسٹر سی شواز (MR. C. SCHWARZ) شامل تھے ۔ اس پُر رونق پریس کانفرنس میں ترجمانی کے فرائض ہمارے نومسلم احمدی بھائی ہدایت اللہ ہیوبش نے ادا کئے ۔ وہ خود ایک فری لانس جرنلسٹ ہیں ۔ ان کے مضامین بالعموم "ٹپ میگزین" (TIPMAGAZINE) نامی رسالہ میں شائع ہوتے ہیں ۔

گیارہ بجے تک جب جملہ اخبار نویس ہوٹل فرینکفرٹر ہوف کے مقررہ کمرہ میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے اور باہمی تعارف کے بعد پریس کانفرنس کا آغاز ہُوا ۔ حضور نے خود کوئی بیان دینے کی بجائے اخبار نویسوں کو سوالات کرنے کی دعوت دی ۔

حالیہ دورۂ یورپ کی غرض و غایت

پہلا سوال ایک صحافی نے یہ کیا کہ آپ کے حالیہ دورہ یورپ کا مقصد کیا ہے ؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا :۔

میرے یہاں آنے کا مقصد لوگوں سے ملنا اور اُن تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے ۔ فی الوقت آپ صاحبان سے ملنے کی بھی غرض یہی ہے کہ میں آپ سے باتیں کروں اپنے جذبات و احساسات آپ تک پہنچاؤں ۔ اور خود آپ کے جذبات و احساسات سے آگاہ ہوں ۔ اس طرح ہم باہم تبادلۂ خیالات کرکے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں ۔

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا ، ۱۹۳۵ء میں میں پہلی بار جرمنی آیا تھا ۔ اُس وقت کے جرمنی کا آج کے جرمنی سے اگر موازنہ کیا جائے تو یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ اس وقت کے مقابلہ میں اب بہت تبدیلی آچکی ہے ۔ ۱۹۳۵ء کے چند سال بعد آپ لوگوں کو دوسری عالمی جنگ کی مصیبت جھیلنا پڑی طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اس جنگ کے اثرات آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں جو زخم لگے تھے وہ ابھی تک مندمل نہیں ہوئے ہیں ۔ اور اس کا اثر ساری دُنیا پر پڑ رہا ہے ۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ، اگر دوسری عالمگیر جنگ کے بعد رُونما ہونے والے حالات اور اُن کے اثرات کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ فی زمانہ ہم جملہ بنی نوع انسان ایک بہت ہی نازک دَور سے گزر رہے ہیں ۔ ہم نے بحیثیت انسان بڑی غلطیاں کی ہیں ۔ اور اپنی غلط روی کی وجہ سے تیسری عالمگیر جنگ کے امکان کو ختم کرنے کی بجائے اُسے اور قریب لے آئے ہیں ۔ ہم سب کو اس کے سدِ باب کے لئے مشترکہ کوششیں بروئے کار لانی چاہئیں ۔

اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت و اہمیت

اس پر ایک اور صحافی نے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک تیسری عالمگیر جنگ کے سدِ باب کا طریق کیا ہے ؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا اس کے دو طریق ہیں ۔ ایک طریق تو وہ ہے جو بڑی قوموں نے اختیار کیا ہے ۔ اور وہ ہے تیسری عالمگیر جنگ کو ٹالنے کا طریق ۔ وہ سدِ باب کی بجائے خطرہ کو ٹالنے کی فکر اور کوشش میں لگی ہوئی ہیں ۔ وہ زیادہ سے زیادہ مہلک ہتھیار بنا کر اُن کی ہلاکت آفرینی میں روز بروز اضافہ کرکے خوف اور دہشت کی فضا کو فروغ دے رہی ہیں ۔ اور سمجھتی یہ ہیں کہ اس طرح جنگ کا خطرہ ٹلا رہے گا ۔ اور ایک دوسرے کی طاقت کے خوف کی وجہ سے جنگ چھڑنے کی نوبت نہیں آئے گی ۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق خطرہ سے خالی نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اب دن بدن اقوام عالم میں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ اس طریق پر عمل پیرا ہونے سے جنگ کا امکان ختم نہیں ہو سکتا ۔ اندر ہی اندر پکنے والا لاوا کسی دن اچانک پھُوٹ سکتا ہے ۔

حضور نے فرمایا ، اس صورتِ حال سے نجات کا دُوسرا طریق یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے اور مفاہمت کے جذبہ کو فروغ دینے کی کوشش کریں ۔ ایک دُوسرے سے پیار کرنا سیکھیں ۔ باہم دوستی کی فضا پیدا کریں ۔ اور خود غرضی کی بجائے پُوری نوعِ انسانی کی فلاح کو مدِّ نظر رکھیں ۔ صورتِ حال کی اِصلاح کا یہی اصل طریق ہے ۔ اور انہی خطوط پر میں اصلاحِ احوال کی مقدور بھر کوشش کر رہا ہُوں ۔ اور اپنی اس کوشش کے سلسلہ میں ہی میں یہاں آیا ہوں ۔ اور اقوام عالم تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس طریق کو اپنانے اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ وہ قرآن عظیم کے بتائے ہوئے اُصولوں اور اس کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہوں ۔ میں انہیں یہ باور کرانا چاہتا ہُوں کہ ان کی نجات اس تعلیم کو قبول کرنے اور اس پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے ۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب :

حضُور نے اس امر کے ثبوت میں کہ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے بین الاقوامی سطح پر باہمی خیر خواہی ، محبت و اخوت اور ایک دُوسرے کے احترام کی نہایت قابلِ ستائش فضا قائم ہو سکتی ہے ۔ قرآنِ مجید کی متعدد آیات پیش کیں ۔ اور اس طرح اس امر کو بڑی عمدگی سے ذہن نشین کرایا کہ اس زمانہ میں بین الاقوامی سطح پر امن و آشتی اور محبت و پیار اور ایک دُوسرے کی خیر خواہی کی فضا پیدا کرنے کے لئے پُوری نوعِ انسانی کا قرآنی تعلیم پر

عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

اس پر ایک صحافی نے کہا، ایسی ہی اعلیٰ تعلیم عیسائیت بھی پیش کرتی ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر عالمی سطح پر محبت و پیار اور باہمی خیر خواہی کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا، اس میں شک نہیں ہر مذہب میں اخلاق پر زور دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اخلاق اور روحانیت کے تصور کے بغیر مذہب کا تصور ہی ممکن نہیں۔ میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام نے بین الاقوامی سطح پر امن و آشتی اور باہمی محبت و پیار، شرفِ انسانی کے قیام اور انسانی حقوق کے احترام کی جو تعلیم دی ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ حضور نے بائیبل کا جرمن ترجمہ اس صحافی کو دیتے ہوئے کہا کہ باہمی محبت و اخوت، شرفِ انسانی کے قیام اور انسانی حقوق کے احترام سے متعلق جو متعدد آیاتِ قرآنی میں نے پڑھ کر سنائی ہیں۔ اگر ان کا چوتھا حصہ بھی آپ بائیبل میں سے نکال کر دکھا دیں تو میں آپ کی بات مان لوں گا۔ صحافی مذکور نے ایسی کوئی آیت نکالنے سے معذوری ظاہر کی۔

اس کے بعد حضور نے بائیبل کی بعض آیات پڑھ کر سنائیں جو اس حقیقت پر دال تھیں کہ بائیبل کی ہدایت تمام بنی نوعِ انسان کے لئے نہیں ہے۔ اور یہ کہ وہ انسان انسان میں تفریق کرتی ہے۔ بائیبل کی یہ آیات صحافیوں نے بہت توجہ سے سنیں اور انہوں نے قرآن مجید اور بائیبل کے اس تقابلی مطالعہ میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔!!

اسلام میں عورتوں کے مساویانہ حقوق کی ضمانت

ایک صحافی نے پوچھا، یہاں عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ اسلام عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق نہیں دیتا۔ اس بارہ میں آپ کیا کہنا پسند فرمائیں گے؟

حضور نے فرمایا، آپ دو چیزوں کو خلط ملط کر رہے ہیں۔ آپ بعض لوگوں کے تعامل کو اسلام یا قرآن کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ بعض زمانوں میں بعض گروپس نے قرآنی تعلیم پر عمل نہ کرتے ہوئے عورتوں کو مساوی حقوق نہیں دیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام انہیں مساوی درجہ نہیں دیتا۔ حضور نے قرآن مجید اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب میں یہی لکھا ہے کہ عورتیں وہی حقوق رکھتی ہیں جو مردوں کے ہیں۔ انسان ہونے اور انسانی حقوق رکھنے میں قرآن نے مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا بلکہ انہیں اس لحاظ سے مساوی درجہ دیا گیا ہے۔

جب ایک صحافی نے پردہ کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا پردہ کا حکم عورتوں کو برے لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ان کے لئے تنگی نہیں بلکہ آسانی پیدا کرنا ہے۔ قرآن تو عورتوں کو دوسروں کے شر سے بچانا چاہتا ہے۔ لیکن آپ نہیں چاہتے کہ عورتوں کو تحفظ دیا جائے۔ ایک صحافی نے کہا، آپ مردوں کو عورتوں کے شر سے کیوں نہیں بچاتے؟ اس پر حضور نے ازراہ تفنن برجستہ جواب دیا کہ اگر آپ یعنی یہاں کے لوگ اپنے آپ کو شر سے بچانے اور محفوظ کرنے کے لئے پردہ کرنے لگیں، تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اس برجستہ جواب پر تمام صحافی کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

یہ بات تو ازراہِ تفنن درمیان میں آ گئی تھی۔ حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا، یہ امر کہ اسلام بحیثیت انسان ہونے کے عورتوں کو مساوی درجہ دیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن میں جو احکام دیئے گئے ہیں وہ النّاس کو مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں۔ اور عربی لغت کی رو سے النّاس کا لفظ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اکٹھا بولا جاتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے شریعت کے اکثر و بیشتر احکام بیک وقت مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کر کے دیئے ہیں۔ ان سب احکام میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں کوئی تفریق نہیں کی ہے۔ البتہ بعض حقوق ایسے ہیں جو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے صرف عورتوں کو ہی دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں ہی دیئے جا سکتے تھے۔ مرد ان میں شریک ہی نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید کی ایسی آیات کی تعداد (جن میں صرف عورتوں کے حقوق کا ذکر ہے) ۴۹ ہے۔ اس کے بالمقابل جن آیات میں مرد ہونے کی حیثیت میں صرف ان کے حقوق کا ذکر ہے ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اتنی تھوڑی کہ انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے انسان ہونے کی حیثیت میں مردوں اور عورتوں کو مساوی درجہ دے کر ان کے مساوی حقوق مقرر کئے، بلکہ انہیں بعض لحاظ سے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا، گھر کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مرد پر ڈالی ہے۔ یعنی اس کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ مال کمائے۔ اور اس سے بیوی بچوں کی جملہ ضروریات پوری کرے۔ عورت کو اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری سے کلّی طور پر آزاد رکھا ہے۔ حتیٰ کہ اگر عورت کے پاس اپنا ذاتی کچھ مال ہے یا وہ اپنی ذاتی حیثیت میں کوئی مال حاصل کر لے تو مرد کو یہ حق نہیں دیا گیا ہے کہ وہ گھر کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بیوی کے مال میں سے کچھ لے۔ عورت کو یہ آزادی دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے مال کا کوئی حصہ بھی گھریلو اخراجات کے لئے خاوند کے حوالے نہ کرے۔ کیونکہ گھریلو اخراجات کو پورا کرنا کلیتہً مرد کی ذمہ داری ہے۔ ہاں عورت اپنی خوشی سے اپنے مال کوئی حصہ خاوند کو بطور تحفہ دینا چاہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے۔ مرد اسے مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا مال یا اس کا کوئی حصہ گھریلو اخراجات کے لئے اس کے حوالے کرے۔ اپنا مال مرد کے حوالے نہ کرنے میں عورت کو اللہ اور رسولؐ کی ضمانت حاصل ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیئے ہیں۔ اور پھر اپنے حقوق حاصل کرنے میں انہیں پورا پورا تحفظ مہیا کیا ہے۔

حیرت انگیز کتاب:

حضور نے قرآنی تعلیم کی فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید فرمایا، قرآن کریم ایک بہت حیرت انگیز کتاب ہے۔ ہم صرف اس پر ہی عمل کرتے ہیں۔ اور ہر قدم میں یہی ہماری راہنما ہے۔ اس کتاب نے آج سے چودہ سو سال پہلے نبیوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ:-

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

یعنی میں صرف تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔

اس انقلاب انگیز اعلان کے ذریعہ آپؐ نے دراصل یہ امر ذہن نشین کرایا کہ روئے زمین کے تمام انسان بحیثیت بشر ہونے کے آپس میں برابر ہیں۔ اس لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بشر کا لفظ عربی زبان میں عورت اور مرد دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سو گویا انسان ہونے کی حیثیت میں عورتوں کو مردوں کے برابر تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ان میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا۔

اسی طرح قرآن عظیم نے انسانی حقوق بھی آج سے چودہ سو سال پہلے ہی مقرر کر دیئے تھے اور اعلان کر دیا تھا کہ انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوئی تفریق روا نہیں رکھی جا سکتی۔ جس طرح بشر ہونے کی حیثیت میں مردوں اور عورتوں کے حقوق برابر ہیں۔ اسی طرح جہاں تک انسانی حقوق کا تعلق ہے مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

بعض مسلمان ملکوں کا طرزِ عمل:

ایک صحافی نے جب بعض مسلمان ملکوں کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کر کے اسلامی تعلیم کی غلط تعبیر کرنا چاہی، تو حضور نے فرمایا اسلامی تعلیم اپنی جگہ پر ہے۔ اسے کسی کے سیاسی طرزِ عمل کی روشنی میں متعین نہیں کرنا چاہیئے۔ متعدد مسلمان ملکوں کے سیاسی طرزِ عمل میں اختلاف ہے۔ ایسی صورت میں ان کے طرزِ عمل اور حکمتِ عملی کو اسلامی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صحیح طریق یہ ہے کہ قرآنی تعلیم جس کی کسی قدر وضاحت میں نے اس وقت کی ہے اسے ذہن میں مستحضر رکھ کر کسی مسلمان ملک کی سیاسی حکمتِ عملی اور عام طرزِ عمل کو جانچا جائے کہ وہ کس حد تک اسلامی ہے؟ اس ضمن میں حضور نے ایران، عراق اور مصر کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ ان میں واضح طور پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس اختلاف سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم کو جو ہر قسم کے تضاد سے پاک ہے مختلف ملکوں کے باہم متضاد سیاسی طرزِ عمل کی روشنی میں نہیں جانچنا چاہیئے۔ بلکہ قرآنی تعلیم کو صرف اور صرف قرآن ہی سے اخذ کر کے اس کے متعلق کوئی رائے قائم کرنی چاہیئے۔

اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کا طریق:

ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے کوشش بھی کر رہے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک طاقت استعمال کئے بغیر اسلام کو ساری دنیا میں پھیلایا اور غالب کیا جا سکتا ہے؟

حضور نے فرمایا، طاقت کے ذریعہ ملکوں کو تو فتح کیا جا سکتا ہے دلوں کو نہیں۔ دل ہمیشہ محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ فتح ہوتے ہیں۔ ہم محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو فتح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں تک اسلام کو پھیلانے اور غالب کرنے کا تعلق ہے سو اس ضمن میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم کسی کو کوئی چیز دینا چاہتے ہیں تو ہمیں اسے

یہ باور کرانا پڑتا ہے کہ جو چیز پہلے سے اُس کے پاس ہے اُس سے یہ بہتر اور زیادہ ثمر آور و مفید ہے۔ اس طرح ہم اقوامِ عالم کے سامنے محبت اور پیار سے اسلام کو پیش کر رہے ہیں۔ اگر ہم انہیں یہ باور کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے کہ اسلامی تعلیم اس تعلیم یا نظریۂ حیات سے بہتر ہے جس پر وہ عمل پیرا ہیں تو وہ اسلامی تعلیم کو قبول نہیں کریں گے۔ لیکن اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں اسلام قبول کرنے سے باز نہ رکھ سکے گی۔ وہ اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ وقت دُور نہیں ہے کہ جب ہم لوگوں کے دلوں کو اسلام کے لئے جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر یہ انقلاب رُونما ہونے والا ہے۔

حضور نے ایک صحافی کے سوال کے جواب میں جس نے حضور سے آپ کی زندگی کا مقصد اور مطمحِ نظر دریافت کیا تھا فرمایا، میں نے اپنی زندگی بنی نوعِ انسان کی فلاح کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ میرے دل میں نوعِ انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اسی لئے میں انہیں راہِ فلاح کی طرف جو بلا شبہ اسلام کی راہ ہے بلا رہا ہوں۔ یہاں بھی میں جنت کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ اور وہ یہی ہے کہ انسان انسان سے محبت کرے۔ محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ محبت ہی غالب آتی اور نفرت کے لئے سدا شکست مقدر ہے۔ پس ہم تمام محبت کے زیرِ اثر اسلامی تعلیم کے محاسن اور اُن کے مطابق اپنا عملی نمونہ پیش کر کے آپ لوگوں کے دل جیتیں گے۔ اس کے ساتھ ہم آپ کے لئے دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں کو ہدایت کے لئے کھولے۔ تا کہ آپ لوگوں کو اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق ملے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آئندہ سو سال کے اندر اندر ہم تمام بنی نوعِ انسان کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت حاصل کرنا ہمارا مقصد نہیں۔

خدائی تائید و نصرت کا ایک خاص پہلو :-

اس سوال کے جواب میں کہ دُنیا بھر میں تبلیغی نظام کو کامیابی سے چلانے کے لئے جماعت کے مالی وسائل کیا ہیں؟ حضور نے فرمایا، ایک تو افرادِ جماعت طوعی چندے دیتے ہیں۔ اور ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ دُوسرے مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کی معجزانہ نصرت جماعت کے شاملِ حال ہے۔ وہ خود جماعت کی دستگیری فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معجزانہ نصرت کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا ہم نے چالیس لاکھ روپے سے مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں کلینک کھولے۔ یہ ایک چھوٹی سی کوشش تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ اُس نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفاء رکھ دی جس کی وجہ سے لوگوں کا رجُوع ہمارے ہسپتالوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے اس پراجیکٹ کا سالانہ بجٹ چار کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ اس پراجیکٹ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خدمت کے ساتھ ساتھ آمد کا ذریعہ بنا دیا۔ اور وہ اس طرح کہ جب ہمارے ہسپتالوں میں علاج کرانے والوں کو بکثرت شفا ہونی شروع ہوئی تو وہاں کے رؤسا نے بھی ہمارے ہسپتالوں میں آنا شروع کر دیا اور انہوں نے اپنے طریق کے مطابق علاج کے اخراجات ادا کئے۔ وہ مُفت علاج کرانے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس طرح آمد کی صورت پیدا ہو گئی۔ جو آمد پیدا ہوتی ہے اس سے ہم غرباء کا مفت علاج کرتے ہیں۔

حضور نے ہسپتالوں کی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہسپتالوں کی نیک شہرت کی وجہ سے وہاں کے وزراء بھی ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آنے لگے۔ جب لوگوں نے ان سے کہا کہ وہ سرکاری ہسپتالوں کو چھوڑ کر احمدیہ مشن کے ہسپتالوں میں کیوں جاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا، دُوسرے ہسپتالوں کے پاس سب کچھ ہے لیکن شفاء نہیں ہے۔ چونکہ شفاء احمدیہ ہسپتالوں میں ملتی ہے اس لئے ہم اُن میں علاج کے لئے جاتے ہیں۔ غانا میں ایک کیس ایسا بھی تھا کہ یورپی ڈاکٹروں نے علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ مریض کو یورپ لے جا کر وہاں کے کسی ہسپتال میں اپریشن کرواؤ۔ مریض کے ورثاء میں اُسے اپریشن کے لئے یورپ لے جانے کی استطاعت نہ تھی۔ اس پر احمدیہ ہسپتال کے ڈاکٹروں نے حکومت سے کہا کہ وہ انہیں اپریشن کرنے کی اجازت دیں تا کہ مریض کی جان بچانے کی صُورت پیدا ہو سکے۔ حکومت نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آخر وہاں کے عوام نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ یا تو وہ احمدی ڈاکٹروں کو اپریشن کرنے کی اجازت دے یا پھر حکومت کے خرچ پر مریض کو یورپ بھجوا کر وہاں اُس کا علاج کروائے۔ اس پر حکومت نے احمدی ڈاکٹروں کو اپریشن کرنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے اپریشن کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُسے شفا عطا کر دی۔ معجزانہ شفایابی کے ایسے واقعات کی دُور دُور تک شہرت ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اب آس پاس کے دوسرے ممالک کے لوگ بھی ہمارے ہسپتالوں میں آ کر علاج کراتے ہیں۔ وہ علاج کے اخراجات ادا کرتے ہیں۔ انہیں ہم غریبوں کا مُفت علاج کرنے پر خرچ کر دیتے ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے اُن سینکڑوں پرائمری اور مڈل اور درجنوں ہائر سیکنڈری سکولوں کی تفصیل بیان فرمائی جو جماعت نے نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، سیرالیون، لائبیریا اور افریقہ کے بعض دوسرے ممالک میں کھولے ہیں۔ اور جو بہت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اور وہاں تعلیم کے میدان میں اہم خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ وہاں کی حکومتیں اور عوام ہماری اس خدمت کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کے دل سے معترف ہیں۔

اصل اختلاف اور اسکی نوعیت

اس سوال کے جواب میں کہ دوسرے فرقوں کے بالمقابل جماعت احمدیہ کو کیا خصوصی امتیاز حاصل ہے؟ حضور نے فرمایا، یہ تو سب مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں دُنیا کی اصلاح کے لئے مسیح آئے گا۔ ہم کہتے ہیں وہ آ گیا۔ "آئیگا" اور "آ گیا" میں جو فرق ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ اور یہ فرق ہی ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والا ہے۔ (اس جواب سے جملہ اخبار نویس بہت محظوظ ہوئے۔ اور وہ یکدم ہنس پڑے) حضور نے مزید فرمایا بانیٔ سلسلہ احمدیہ (جنہیں ہم مسیح موعود مانتے ہیں) نے فرمایا ہے کہ ہزاروں سال بھی انتظار کرو تو مسیح نہیں آئے گا۔ کیونکہ آنے والا آ چکا ہے۔

دیگر سوالات :-

اخبار نویسوں نے جماعت کی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں ان کے نتائج و اثرات اور خود حضور کی زندگی کے حالات، اور ایک عالمگیر مذہبی اور تبلیغی جماعت کے سربراہِ اعلیٰ کی حیثیت سے حضور کی روزمرہ کی مصروفیات کے بارہ میں بھی بہت سے سوال پُوچھے جن کے حضور نے بہت خوش دِلی کے ساتھ تفصیلی جواب دیئے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ اپنی ہمہ گیر تبلیغی مساعی کے نتائج سے مطمئن ہیں، حضور نے فرمایا، ہماری یہ مساعی مسلسل بار آور ہو رہی ہیں۔ اسلام کے متعلق لوگوں کے نظریات اور طرزِ عمل میں رفتہ رفتہ تبدیلی آ رہی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ یورپ میں اسلام کے خلاف بہت نازیبا الفاظ استعمال کئے جاتے تھے۔ اور اسے بہت بُرا بھلا کہا جاتا تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ یہ تبدیلی اپنی ذات میں کچھ کم اہم نہیں ہے۔ اور اسلام کے روشن مستقبل پر دلالت کرتی ہے۔ ہمیں یقین ہے بلکہ اس بارہ میں پختہ ایمان حاصل ہے کہ ہم محبت اور پیار سے محکم دلائل اور روشن نشانوں کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور وہ اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔

محبّت کا سفیر :

یہ پُر ہجوم پریس کانفرنس (گیارہ بجے سے ایک بجے دوپہر تک) مسلسل دو گھنٹے جاری رہی۔ اخبار نویسوں نے حضور کے جوابات کو بہت توجہ سے سُنا۔ ان کی دلچسپی بڑھتی ہی چلی گئی۔ اور اُکتائے بغیر وہ بہت سے سوالات پوچھتے ہی چلے گئے۔ جس دلچسپی سے وہ سوال کر رہے تھے اور جس دلجمعی سے وہ سوالوں کے جواب سُن رہے تھے۔ اس سے یوں لگتا تھا کہ پریس کانفرنس تین چار بجے تک چلتی جائے گی۔ دیگر مصروفیات کی وجہ سے بالآخر کانفرنس کو سمیٹنا پڑا۔ ایک بجے جب یہ ختم ہوئی تو بعض اخبار نویس بعد میں بھی حضور سے مزید سوالات کر کے جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں کے بارہ میں دریافت کرتے رہے۔ الغرض یہ کانفرنس خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اخبارات نے اس بارہ میں جو خبریں شائع کیں، ان میں انہوں نے حضور کو "محبت کا سفیر" قرار دیا۔ ان متعدد خبروں میں سے دو کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے :-

"محبّت کا سفیر"

فرینکفورٹ کے نہایت با اثر اخبار "FRANKFURTER RUNDSCHAU" (فرینکفرٹر رُنڈشا) نے اپنی ۹ر جولائی ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں پریس کانفرنس کی خبر حسب ذیل جلی سُرخیوں کے تحت شائع کی۔

"محبّت کا سفیر"

"امام جماعت احمدیّہ کی مسجد فرینکفورٹ میں تشریف آوری"

نیز اخبار مذکور نے خبر کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کا جو فوٹو شائع کیا اُس کے نیچے یہ عبارت درج کی :-

"جماعت احمدیہ کے سربراہ خلیفۃ المسیح الثالث جو خود اپنے بیان کے بموجب بنی نوع انسان کے لئے محبّت کا ایک سمندر ہیں"

مذکورہ بالا جلی سُرخیوں کے تحت اُس نے جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

"خلیفۃ المسیح الثالث جو سر پر سفید پگڑی پہنتے ہیں ایک کروڑ مسلمانوں کے رُوحانی پیشوا ہیں۔ وہ دائرہِ اسلام کے اندر جاری ہونے والی ایک اصلاحی تحریک کے سربراہِ اعلیٰ ہیں۔ اس جماعت نے جس کے وُہ سربراہِ اعلیٰ ہیں جرمنی میں بھی مساجد تعمیر کی ہیں۔ ان میں سے ایک مسجد فرینکفورٹ میں ہے اور دُوسری ہمبرگ میں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ یہ جماعت مغربی افریقہ میں بہت سے تعلیمی ادارے اور طبّی مراکز چلا رہی ہے۔

امام جماعت احمدیہ آجکل اپنے عالمگیر تبلیغی دَورے کے سلسلہ میں فرینکفورٹ آئے ہوئے ہیں اور یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں کے لوگوں تک محبّت کا پیغام پہنچائیں۔ اس مقصد کے حصُول کی خاطر پریس کانفرنسوں سے خطاب کرنا اور استقبالیہ تقاریب میں شریک ہو کر لوگوں سے ملاقات کرنا ان کے پروگرام میں شامل ہے اسی سلسلہ میں وُہ ایک استقبالیہ تقریب میں فرینکفورٹ شہر کے معززین سے بھی ملاقات کر رہے ہیں۔ اپنے اس تبلیغی دَورے کے سلسلہ میں وہ سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، سپین (جہاں عنقریب ایک مسجد کی تعمیر شروع ہونے والی ہے) ڈنمارک، سویڈن، ناروے، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، نائیجیریا، اور گھانا جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اکتوبر کے وسط تک آپ اپنے وطن پاکستان واپس تشریف لے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ اپنے آپ کو اسلام کے ۷۳ فرقوں میں سے ۷۳ واں فرقہ قرار دیتی ہے۔ جس نے آخری زمانہ میں قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئی کے بموجب اصلاح کا فریضہ انجام دینا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ۱۸۸۹ء میں قادیان (انڈیا) میں اس کی بُنیاد رکھی تھی۔ جماعت کے موجودہ سربراہ جو آکسفورڈ کے فارغ التحصیل ہیں بانیٔ جماعت کے پوتے ہیں۔

جماعت کے مالی وسائل وہ چندے ہیں جو افرادِ جماعت رضاکارانہ طور پر جماعتی فنڈ میں ادا کرتے ہیں لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی معجزانہ قدرت سے جماعت کی آمدنی میں اضافہ کے غیر معمولی اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر مغربی افریقہ میں اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی کہ امیروں نے بھی علاج کے لئے احمدیہ کلینکس میں آنا شروع کر دیا۔ چنانچہ امیر کبیر لوگ اپنی مرضی سے علاج کے اخراجات کے طور پر جو رقوم ادا کرتے ہیں وہ غریبوں کے مفت علاج پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس طرح وہاں غریبوں کا مفت علاج کرنے کی ایک سبیل پیدا ہو گئی۔

خلیفۃ المسیح کا اپنے بارہ میں کہنا یہ ہے کہ "مَیں نے اپنی زندگی بنی نوعِ انسان کی فلاح کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ خفیف سا دُکھ بھی مجھے جہاں کہیں نظر آتا ہے مَیں درد محسوس کئے بغیر نہیں رہتا۔ (مثال کے طور پر) یہی وجہ ہے کہ جب ایک باپ نے اپنی لڑکی کی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ایک ناپسندیدہ شخص سے کرنا چاہی اور اُسے اُس شخص سے شادی کرنے پر مجبور کیا تو انہوں نے مداخلت کر کے وہ شادی نہ ہونے دی اور اس طرح اس لڑکی کو مصیبت سے نجات دلائی"۔

(فرینکفرٹر رُنڈشا بابت ۹ر جولائی ۱۹۸۰ء)

"محبّت کا سمندر"

اِسی طرح فرینکفورٹ کے ایک اَور اخبار روزنامہ "شاکسن ہاؤزر بروکے" (SACHSENHAUSER BRUCKE) نے اپنی ۱۷ر جولائی ۱۹۸۰ء کی اشاعت کے صفحہ اوّل کے اُوپر کے حصّہ میں حضور ایدہ اللہ کا ایک بڑے سائز کا فوٹو بہت نُمایاں طور پر شائع کیا۔ اور اس کے نیچے یہ عبارت درج کی :-

"محبّت کا ایک سمندر۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد۔"

اور ساتھ ہی بریکٹ میں لکھا :-

(براہِ کرم ان کے متعلق ہماری تفصیلی رپورٹ صٓ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

یہ غیر معمولی صحافتی انداز اس نے پریس کانفرنس کی خبر کو اہمیت دینے اور قارئین کرام کی توجہ اس کی طرف خاص طور پر منعطف کرانے کے لئے اختیار کیا۔ صٓ۱۳ پر اُس نے مضمون کی شکل میں جو تفصیلی خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

خبر کا متن

"شاکسن ہاؤزن۔" مَیں بنی نوعِ انسان کے لئے محبّت کا ایک سمندر ہُوں"

اِن الفاظ میں امام جماعت احمدیّہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے ایک کروڑ مُسلمانوں کے سربراہِ اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے مفوضہ کام کی وضاحت کی۔ وہ پچھلے دنوں ہوٹل فرینکفرٹر ہوف میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے معتقدات اور جماعتِ احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کی حیثیت سے اپنے فرائضِ منصبی کی نوعیت پر روشنی ڈال رہے تھے۔

اپنے موجودہ سفرِ یورپ (جو ۱۹۶۷ء کے بعد سے اُن کا بلحاظ ترتیب ساتواں سفر ہے) کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہ میزبان مُلک (مغربی جرمنی) کے لوگوں سے ملنا اور اسلام کی طرف سے انہیں "محبّت کا پیغام" دینا چاہتے ہیں۔ مغربی جرمنی میں قیام کے بعد وہ سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، سپین، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، نائجیریا اور غانا کا دَورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

نازک دَور

بنی نوعِ انسان کے لئے محبّت کا جذبہ آپ کے اندر کس درجہ موجزن ہے۔ اس کا اندازہ اُس وقت ہُوا جب گفتگو کا رُخ دُنیا کے سیاسی مسائل کی طرف مُڑا۔ اُنہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ فی زمانہ بنی نوعِ انسان تاریخ کے ایک نازک دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ بڑی بڑی غلطیوں کے ارتکاب نے انہیں ایک ایسی صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ لہٰذا سب لوگوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مشترکہ طور پر اسے دُور کرنے کی کوشش کریں۔

انہوں نے فرمایا اس کے دو طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک طریق تو جنگ کے خطرہ کو ٹالنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑی طاقتیں اسی طریق پر عمل پیرا ہیں۔ ان کے نزدیک وہ جنگ کے خطرہ کو ٹلنے میں ناکام رہی ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا دُوسرا طریق یہ ہے کہ ایک دُوسرے سے محبّت کی جائے۔ ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔ اور دُشمنی کسی سے بھی نہ رکھی جائے۔ اور یہی وُہ طریق ہے جو جماعتِ احمدیہ کی تعلیم کے عین مطابق ہے......

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اگر خود ان کے وطن میں ایران کی سی صورتِ حال رُونما ہو تو کیا وہ سربراہِ مملکت کا عُہدہ سنبھالنے کا سوچیں گے؟ ممکن ہی نہیں کہ کبھی ایسا ہو۔ کیوں کہ اُن کے پختہ اعتقاد کے بموجب جماعتِ احمدیہ کا کوئی سربراہِ اعلیٰ کسی مملکت کا سربراہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے۔ اس کا واسطہ اور تعلّق کسی ایک ملک کے شہریوں سے نہیں بلکہ رُوئے زمین کے سب انسانوں سے ہے۔

جبر و تشدّد

اس بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر ایسی صورتِ حال رُونما ہوتی رہی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کے دُوسرے مسلمانوں کے ساتھ تعلقات کے ضمن میں بعض مسائل سر اُٹھاتے رہے ہیں۔ بسا اوقات انہیں مذہب کی بناء پر تشدد کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ لیکن خلیفۃ المسیح نے اسے چنداں قابلِ ذکر امر قرار نہیں دیا۔ اور کہا دُنیا میں ہر جگہ ہی کچھ نہ کچھ تعصبات موجود ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں انہوں نے شدید ذہنیت کے اس جبر و تشدد کی طرف بھی اشارہ کیا جو چند سال پیشتر پاکستان میں رونما ہوا تھا۔ تشدد کرنے والوں کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے وہ محبت اور دعاؤں ہی کے حقدار ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

مغرب میں اسلام کے غلبہ کا امکان

کیا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کو اس امر کے باوجود کہ اسلام روزمرہ کی زندگی میں انسانوں پر بہت سی ایسی پابندیاں عائد کرتا ہے جو عیسائیت میں ناپید ہیں اس بات کا یقین ہے کہ اسلام مغربی ملکوں میں پاؤں جمانے اور پھیلنے میں کامیاب رہے گا؟ اس تعلق میں یہ امر پیش نظر رہنا چاہیئے کہ انہوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس تعلیم کے وہ پیرو ہیں وہ دو سو سال کے اندر اندر ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ انہوں نے فرمایا "اگر میں آپ کو اس بات کا قائل نہیں کر سکتا کہ جو کچھ میں آپ کو دے رہا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو پہلے سے آپ کے پاس ہے تو آپ میری بات نہیں مانیں گے لیکن میں آپ کو قائل کرنے کی اپنی سی کوشش ضرور کروں گا۔

مثالی زندگی کی اہمیت

سٹاکسس ہاوزن کی مسجد کے مبلغ (خلیفۃ المسیح) فرینکفورٹ میں مزید کچھ دن قیام کریں گے تا کہ وہ جرمنی میں اپنے مذہب کی اشاعت کی نئی راہیں تلاش کر سکیں لوگوں کے دلوں کو جیتنے کے لئے دوسری فتوحات والی منصوبہ بندی کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ قوت اور طاقت کے بل پر ملک فتح کئے جاتے ہیں برخلاف اس کے انسانوں کے دلوں کو صرف محبت کے ساتھ ہی جیتا جا سکتا ہے اسی لئے وہ اسلامی تعلیم کے آئینہ دار انداز زیست کے ذریعہ یہاں کے لوگوں کو اپنے مذہب کی عمدگی کا یقین دلائیں گے۔

بلا شبہ پریس کانفرنس کے دوران با آسانی محسوس کیا جا سکتا تھا کہ وہ عیسائیت کی تعلیم "اپنے پڑوسی سے محبت کر" کس لحاظ سے معترض ہیں وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ اسلام کے اصول بعینہ وہی ہیں جو عیسائیت کے ہیں انہوں نے اس امر سے انکار کیا کہ "پڑوسی سے محبت" کی انجیلی تعلیم "انسان سے محبت" کی قرآنی تعلیم کے ہم پلہ قرار نہیں دی جا سکتی ان کے بیان کے مطابق بائیبل کی بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں انسانوں کے مابین عدم مساوات کے واضح اشارے موجود ہیں"۔

(اخبار شاکس لمڈزر برد کے ہیڈ ۱۷؍۸۰)

۸ و ۹ جولائی ۱۹۸۰ء

۸ اور ۹ جولائی کو حضور نے حسب معمول دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور بعض اہم خطوط کے جواب لکھوائے۔ مزید براں یورپ کے احمدیہ مشنوں سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کر کے انہیں تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق ہدایات سے نوازا۔ علاوہ ازیں بعض احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

ان ایام میں تصرف الہٰی کا ایک عجیب واقعہ منصۂ شہود پر آیا اور وہ یہ کہ بعض جرمن لوگ اخبارات میں حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی خبریں پڑھ کر حضور کے ساتھ ملاقات کے لئے کھنچے چلے آئے۔ ان میں چند بظاہر لا علاج مریض بھی شامل تھے۔ جنہوں نے حضور سے اپنی معجزانہ شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کی۔ ایک معمر خاتون بوجہ علالت چلنے پھرنے سے معذور تھیں وہ پہیوں والی کرسی پر بیٹھ کر ایک ساتھی کے ہمراہ آئیں انہیں اس حال میں ملاقات کے کمرہ میں لایا گیا کہ وہ پہیوں والی کرسی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں حضور نے بہت مشفقانہ انداز میں انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ ہر قسم کے مشرکانہ تصور سے مجتنب رہتے ہوئے خدائے واحد اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان لائیں اور پھر اسے دل سے قادر مطلق یقین کر کے اس سے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں مانگیں حضور نے انہیں تسلی دلائی کہ حضور خود بھی شافی مطلق سے ان کے لئے دعا کریں گے۔

حضور کے ان پُر معارف ارشادات اور تسلی و تشفی سے وہ معمر خاتون بہت متاثر ہوئیں اور جاتے وقت کہنے لگیں مجھے حضور سے مل کر روحانی خوشی ہوئی ہے اور میں اپنی شفایابی کے بارے میں پُر امید ہو کر یہاں سے واپس جا رہی ہوں۔

۸ اور ۹ جولائی کو بعض لوگوں نے اس غرض کے ماتحت ٹیلیفون پر بھی رابطہ قائم کیا اور حضور کی خدمت میں مشن کی معرفت اپنی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

دونوں روز حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر ظہر و عصر اور پھر مغرب و عشاء کی نمازیں مقررہ وقت پر پڑھائیں۔ موسم خراب ہونے اور بارش کا سلسلہ منقطع نہ ہونے کے باوجود احباب جماعت فرینکفورٹ کے دور دراز علاقوں سے نمازوں میں شریک ہونے کے لئے آتے رہے اور بعض احباب تو مشن ہاؤس میں اپنی ڈیوٹیاں پوری کر کے نصف شب کے بعد اپنے گھروں کو واپس جاتے تھے"

(الفضل ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

درخواستہائے دعا

(۱) الحمد للہ کہ میرے بیٹے عزیز سید خالد احمد سلمہٗ مقیم کینیڈا ملازمت میں ترقی پا کر "چیف کلاسیفیکشن کاؤنسلر" کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں۔ قارئین بدر سے عزیز موصوف کی اس ترقی کے ہر جہت سے بابرکت اور مزید اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار: سیدہ رقیہ بیگم "آشیانہ" مظفر پور

(۲) خاکسار کے والد ایک عرصہ سے ٹانگوں میں شدید تکلیف سے دوچار ہیں ان کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ایم عبد السلام مبلغ سلسلہ

(۳) عزیز قریشی طارق محمود ابن مکرم قریشی محمود احمد صاحب چک ایمرچھ دکشمیر) کی سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد السلام انور قادیان

(۴) خاکسار کے ہاں عنقریب ولادت ہونے والی ہے ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے جملہ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی، تمام مراحل کے بسہولت انجام پانے اور نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: شفیق احمد سندھی قادیان

(۵) خاکسار کی اہلیہ بلڈ پریشر و بلڈ شوگر کی مریضہ ہیں منجھلے بیٹے عزیز منقبول سلمہٗ کا بازو ٹوٹ گیا تھا اب پلاسٹر اتار دیا گیا ہے تاہم ڈاکٹروں نے تین ہفتہ تک احتیاط برتنے کا مشورہ دیا ہے والد محترم قاضی محمود احمد صاحب لاہور جسم پر ورم آجانے اور والدہ محترمہ وجع المفاصل کے سبب بیمار ہیں۔ جملہ مریضان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ التماس ہے۔

خاکسار: منیر احمد خان اوٹاوہ کینیڈا

(۶) مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی سکنہ کھدرواہ نے اپنے ایک منذر خواب کے پیش نظر اڑھائی صد روپے بھجواتے ہوئے قادیان میں ایک بکرا بطور صدقہ دینے کے لئے کہا تھا جس کا انتظام امارت مقامی کے ذریعہ کر دیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس منذر خواب کے بداثرات سے انہیں اور ان کے اہل و عیال کو محفوظ رکھے آمین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۷) مکرم سید عنایت اللہ صاحب بعارضہ نمونیہ ان دنوں جے جے ہسپتال بمبئی میں زیر علاج ہیں موصوف کی کامل شفایابی۔ مکرم غلام محمود صاحب راچوری اپنے بیٹے کے ایک مقدمہ میں باعزت بریت۔ مکرم وی عبد الرحیم صاحب مالاباری اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے۔ مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب سانس کی تکلیف سے بکلی شفایابی۔ مکرم سید منیر احمد صاحب انجنیئر اپنی ملازمت کے مستقل ہونے۔ نیز خود خاکسار کی صحت یابی اور خاکسار کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے

خاکسار: غلام نبی نیاز

(۸) خاکسار کی اہلیہ کی صحت بعض دیرینہ زنانہ امراض میں مبتلا رہنے کی وجہ سے روز بروز گرتی جا رہی ہے خود خاکسار بھی ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے قارئین بدر سے ہم دونوں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: سید فضل عمر مبلغ سلسلہ سونگھڑہ

(۹) مکرم شیخ محمود صاحب کھدرک (اڑیسہ) مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اپنی اہلیہ محترمہ رئیسہ بیگم صاحبہ جو ایک سال سے بلڈ پریشر کی تکلیف میں مبتلا رہ کر اب کٹک میں زیر علاج ہیں کی مکمل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: شیخ بشارت احمد کھدرک

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

قادیان ۲۰ اخاء (اکتوبر) آج یہاں عید الاضحیہ کی مبارک اور پُر مسرت تقریب نہایت سادہ مگر باوقار طریق پر منائی گئی۔ مقامی افراد کے علاوہ سات صد کے قریب دیگر غیر از جماعت مسلمان بھائی جو یوپی۔ بہار وغیرہ علاقوں سے پنجاب میں کام کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے عید کی نماز و دیگر تقاریب میں شامل ہوئے نمازِ عید کی ادائیگی کا مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۹½ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے تشریف لا کر سب سے پہلے عید کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہٗ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فکر انگیز خطبہ جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۱۹۱۶ء کی عید الاضحیہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا سنایا اس پُر معارف خطبہ کے سُنانے سے قبل محترم حضرت امیر صاحب نے مسجد اقصیٰ کو اس کے صحن کے آخری کناروں تک نمازیوں سے بھری ہوئی دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی جو روزگار کے سلسلہ میں یوپی۔ بہار وغیرہ مختلف علاقوں سے پنجاب میں آئے ہوئے ہیں آج عید کی نماز ادا کرنے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں آپ نے ان مہمانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ اور آپ کی صداقت کے دلائل پر غور و فکر کریں۔ کیونکہ چودھویں صدی جس پیشگوئیوں کے مطابق ایک مسیح اور مہدی کی بعثت مقدر تھی وہ تو اب کچھ دنوں میں ختم ہونے جا رہی ہے۔ اور یہ عید چودھویں صدی ہجری کی آخری عید ہے۔ لیکن اب تک عام مسلمانوں کے خیال میں ان کے مزعومہ مہدی اور مسیح نہیں آئے اور وہ ہنوز انتظار میں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ وہ مسیح و مہدی اپنے وقت پر آ چکا اور اعلان کیا کہ یہ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کی زندگی میں حال ہی میں اس عید سے قبل ایک عظیم الشان خوشی کا دن دکھایا ہے جبکہ سات سو سال کے لمبے عرصہ کے بعد اسپین کی سرزمین میں جو مسلمانوں کے علم و فن کا گہوارہ تھی اور قرطبہ یونیورسٹی دنیا بھر میں مشہور تھی اور بے شمار مساجد تھیں جہاں سے دن رات اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی تھیں لیکن سینکڑوں سال سے وہاں ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ کسی مسجد سے بھی اللہ اکبر کی صدا بلند نہیں ہو سکتی تھی اب مہدی دوراں کے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشیوں سے معمور اس دن کو یومِ [illegible] قرار دیا ہے۔ پس ہمارے لئے حقیقی خوشی اور حقیقی عید کا دن وہی ہے جب اسلام کا غلبہ ساری دنیا میں ہو جائے اور یہ غلبہ بفضلہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ہی مقدر ہے ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے اب بھی موقع ہے وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اسلام کی بے لوث خدمت کرنے والی جماعت کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

موقع کی مناسبت سے مذکورہ چند امور کے بیان فرمانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ خطبہ پڑھ کر سنایا جس میں حضور رضی اللہ عنہ نے قربانی کی فلاسفی پر نہایت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کرنے والے اور خصوصاً اللہ کے حکم سے قربانی کرنے والے لوگوں کی قربانیاں کبھی کبھی ضائع نہیں جاتیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی اور اس کے شاندار ثمرات سے ظاہر ہے آخر میں آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور اسی طرح جن دوستوں نے قادیان میں اپنی قربانی دینے کا انتظام کیا تھا ان کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی تھی۔ اور پھر لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔

اجتماعی دعا کے بعد احباب نے باہم بغلگیر ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی نماز سے فراغت کے بعد جانوروں کی قربانیاں دی گئیں۔ مقامی ذی استطاعت احباب کی قربانیوں کے علاوہ ہندوستان و بیرونی جماعتوں کے بہت سے احباب نے اپنی طرف سے قادیان میں قربانی دینے کی خواہش کی تھی چنانچہ امارتِ مقامی کے زیرِ انتظام عید کے دن اور عید کے بعد دونوں دنوں میں ان قربانیوں کا انتظام کیا گیا تھا اور جملہ اہالیانِ قادیان کے علاوہ مضافات سے آئے ہوئے کثیر مہمانوں و دیگر فقراء و مساکین میں بکثرت گوشت تقسیم کیا گیا۔

عید سے ایک دن قبل شام سے ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا ان کے قیام و طعام کا انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ لنگر خانہ میں کیا گیا رات گئے تک مہمان آتے رہے حتیٰ کہ عید کی نماز کے وقت تک سات صد کے قریب مہمان تشریف لا چکے تھے نماز عید کے معاً بعد ان تمام مہمانوں کو لنگر خانہ میں کھانا کھلایا گیا۔ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب افسر لنگر خانہ کی زیرِ نگرانی عملہ لنگر خانہ کے علاوہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور۔ مکرم [illegible] اقبال صاحب اختر [illegible] صاحب کی معاونت سے تو کل مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام رہا۔ [illegible] محترم چوہدری بدر الدین صاحب نائب [illegible] سیکرٹری کی زیرِ نگرانی مکرم چوہدری عبدالسلام [illegible] مکرم چوہدری مجید احمد صاحب وغیرہم کے تعاون سے قربانی اور تقسیم گوشت کا کام باحسن طریق انجام پایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء (نامہ نگار)

ولادتیں!

(۱) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ رفعت سلطانہ سلمہا اہلیہ مکرم عبدالرقیب ولی صاحب مقیم کیلیفورنیا امریکہ کو دو بچیوں کے بعد مورخہ ۲۲/۸ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے مبلغ دس روپے مد امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے عزیز نو مولود کے نیک صالح و خادم دین اور عمر دراز ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: عمر دین خان درویش قادیان

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز فیض احمد سلمہٗ کو مورخہ ۱/۹ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نو مولود کے نیک صالح خادم دین اور عمر دراز ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: فتح محمد نابینائی درویش قادیان

(۳) میرے مرحوم بھائی عبدالمنان صاحب کی نشانی عزیزم لطف المنان سلمہ زبیا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا بیٹا لنڈن میں عطا فرمایا ہے۔ والدین نے نو مولود کا نام عبدالرؤف المنان تجویز کیا ہے تمام احباب جماعت و بزرگانِ دین سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خاندان و قوم کیلئے باعث فخر بنائے آمین۔ اس خوشی میں ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار: زیب النساء ایم اے بی ایڈ کٹک (اڑیسہ)

(۴) مورخہ ۱۷/۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب احمدی آف سورو کو چھ لڑکیوں کے بعد پہلے لڑکے سے نوازا ہے۔ عزیز نو مولود مکرم و محترم محمد علی شاہ صاحب مرحوم آف بھدرک کا نواسہ ہے تمام بزرگان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور زچہ و بچہ کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا کرے (آمین) خاکسار: مبارک احمد بھدرک اڑیسہ

تقریبِ رخصتانہ!

مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات مکرم میر احمد علی صاحب [illegible] کی بیٹی عزیزہ ماجدہ سلطانہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی قبل ازیں گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے عزیزہ کا نکاح مکرم مسعود احمد صاحب مقبول ابن مکرم شیخ مسعود احمد صاحب ابن سکندرآباد کے ساتھ پڑھایا تھا مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مکرم مسعود احمد صاحب مقبول کی طرف دعوتِ ولیمہ دی گئی جس میں کافی احباب شریک تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔ خاکسار: بشیر الدین الہ دین حیدرآباد دکن

لجنہ اماء اللہ قادیان کا تیسرا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع

محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کا روح پرور پیغام، محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے بصیرت افروز خطابات

خالصتاً روحانی ماحول میں دینی، علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام

رپورٹ محترمہ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ، قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ قادیان کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵- اور ۱۶ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ اس سلسلہ میں مختلف مقابلہ جات اور کھیلوں کے پروگرام کروائے گئے جس میں بہنوں اور بچیوں نے بہت جوش و خروش سے حصہ لیا۔

پرچہ دینی معلومات

مورخہ ۸- اکتوبر ۸۰ء کو ایک پرچہ دینی معلومات کا لیا گیا جس میں ۵۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور مندرجہ ذیل ممبرات اول، دوئم اور سوئم آئیں۔

اوّل، عزیزہ امۃ النصیر لطافہ، عزیزہ سعیدہ قیصرہ، عزیزہ صغیر النساء، عزیزہ تمیم خیر النساء بنت ماسٹری منظور احمد، عزیزہ مبارکہ شاہین، عزیزہ عقیلہ عفت، عزیزہ امۃ الوحید شوکت

دوئم، عزیزہ فریدہ عفت

دوئم، خاکسار بشریٰ طیبہ، عزیزہ نصیر النساء، عزیزہ ثمرانداد، عزیزہ ناصرہ ڈوگر، عزیزہ رفعت سلطانہ۔

پرچہ ذہانت

مورخہ ۸- اکتوبر ۸۰ء کو ہی ایک پرچہ ذہانت کا بھی لیا گیا۔ اس میں بھی ۵۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور مندرجہ ذیل لڑکیاں اوّل، دوئم اور سوئم آئیں۔

اوّل، عزیزہ امۃ الرفیق

دوئم، عزیزہ فردوس بیگم، عزیزہ [illegible] زمرد۔

سوئم، نصرت بیگم شیخوپوری

مشاہدہ معائنہ

مورخہ ۶- اکتوبر ۸۰ء کو مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ ہوا۔ اس میں ۴۶ ممبرات شامل ہوئیں۔ اور مندرجہ ذیل کو اول دوئم اور سوئم قرار دیا گیا۔

اول:- عزیزہ امۃ الشکور ننگلی

دوئم:- عزیزہ امۃ النصیر نیاز، عزیزہ امۃ القادوس، عزیزہ امۃ الرفیق

سوئم:- عزیزہ امۃ الوحید بشریٰ، عزیزہ

لجنہ نے بشریٰ کی گھٹیاں لیاں۔

ورزشی مقابلہ جات

لجنہ اماء اللہ قادیان کے تیسرے سالانہ اجتماع کیلئے

محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا

روح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میری عزیز بہنو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اچھے نتائج نکلیں۔ ہر اجتماع کی کوئی غرض ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ نساء آیت ۱۱۵ میں فرماتے ہیں:-

لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا

اسلام ایک مکمل اور عالمگیر مذہب ہے جس نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل ہدایات دی ہیں۔ اجتماعوں اور مجالس کے متعلق اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ صرف تین قسم کے اجتماع دنیا کے لئے فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

اوّل:- مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ جو انجمنیں اپنے اجلاس کریں یا اجتماع بلائیں ان کا مقصد غرباء کی خبر گیری اور حاجت مندوں کی حاجت روائی ہو۔

دوم:- مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اس اجتماع میں نیک امور کی تلقین کی جائے۔ تعلیم دینی و دنیوی کی اشاعت۔ اعلیٰ اخلاق کا قائم کرنا اس کے اندر آجاتا ہے۔

سوم:- مَنْ اَمَرَ بِاِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ۔ اس کا مقصد لوگوں کی اصلاح کرنا ہو۔

پس ہمارے ہر اجتماع میں ان مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پروگرام بننے چاہیئیں۔ ہر اجتماع کا ایک مقصد یہ بھی ہونا چاہیئے کہ گزشتہ سال کے کاموں کا جائزہ لیا جائے۔ آئندہ پروگرام بنائے جائیں۔ گزشتہ سال کے کاموں کا موازنہ اس سے پہلے سال سے کیا جائے کہ کتنے فی صد ترقی کی ہے۔ مومن کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف اٹھتا ہے رکتا نہیں۔ پس باہمی تعاون اور اتحاد ایک دوسرے کے پیچھے نیکی پر ترقی کرتے ہوئے ہر ایک سے ہمدردی اور محبت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتی جائیں ہم قرآن پڑھیں اس پر عمل کریں اس کی روشنی کو دنیا میں پھیلائیں۔ اس کی تعلیم کو اپنا کر اس کے اصولوں پر چل کر اپنا کردار اور اخلاق اس کی تعلیم کے مطابق بنا کر بنی نوع انسان کی بھلائی کی تڑپ رکھتے ہوئے ہر ایک سے خیر خواہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے مقاصد کو پا سکیں۔ دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ سب بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام، خاکسار **مریم صدیقہ** (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اس سلسلہ میں لجنہ و ناصرات کی مختلف کھیلیں کروائی گئیں۔ لجنہ کی کھیلیں مندرجہ ذیل تھیں۔

میوزیکل چیئر:- اس کھیل میں عزیزہ صدیقہ قیصرہ اول آئیں۔

رسّہ کشی:- اس کھیل میں چالیس ممبرات شامل ہوئیں۔ اور عزیزہ عقیلہ عفت کی ٹیم نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

پیغام رسانی

اس دلچسپ مقابلہ میں ۳۰ ممبرات کے تین گروپوں نے حصہ لیا۔ اور عزیزہ امۃ الرفیق کے گروپ کا پیغام سب سے زیادہ درست مانا گیا۔ اور انعام مستحق قرار دیا گیا۔

تھرو بال

یہ دلچسپ کھیل سولہ سولہ لڑکیوں کے دو گروپوں کے درمیان کھیلا گیا۔ اور عزیزہ راشدہ رحمٰن کے گروپ کو کامیاب قرار دیا گیا۔

مقامِ اجتماع

نصرت گرلز سکول کے صحن کو خوبصورت قناتوں اور شامیانہ لگا کر مقام اجتماع بنایا گیا۔ شامیانہ کے اندر حضرت مسیح موعود کے الہامات اور مختلف اشعار کے قطعات اور رنگین کاغذی جھنڈیاں لگا کر تزئین کی گئی۔ بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور دریوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ مورخہ ۱۵- اکتوبر پروگرام کے مطابق تمام ممبرات لجنہ نے نماز تہجد بیت [illegible] گوروں میں ادا کی اور [illegible] مسجد مبارک کے [illegible] اور صحن حضرت اماں جان میں جمع ہوئیں۔ باجماعت نماز ادا کی [illegible] محترمہ [illegible] محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان [illegible] عورتوں اور بچیوں سے متعلق [illegible] دیا۔ آپ نے [illegible] حضرت اقدس [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کے ارشادات سناتے ہوئے لجنہ [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] نصائح سے نوازا۔

[illegible] بعد [illegible] مقبرہ [illegible] دعا [illegible] اس کے بعد تمام ممبرات بہشتی مقبرہ پہنچ گئیں۔ محترمہ [illegible] صاحبہ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام بہنیں تلاوت

قرآن کریم اور ناشتہ وغیرہ کے انتظامات سے فارغ ہونے کے لئے اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں۔

بعد ازاں ٹھیک ۹ بجے محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ نے کی۔ پھر محترمہ صدر صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا اور افتتاحی دعا کروائی۔

بعد ازیں عزیزہ نصرت بیگم بدر نے نظم پڑھی اور پھر محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام جو آپ نے ہماری درخواست پر اس موقعہ کے لئے بھجوایا تھا سنایا (پیغام کا متن علیحدہ دیا جا رہا ہے) پیغام کے بعد محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ نے بہنوں سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے لجنہ قادیان کے تیسرے سالانہ اجتماع کے منعقد ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ حسن قرأت حسن تغزل اور تقاریر کے مقابلہ جات اس لئے رکھے جاتے ہیں کہ جو کام ممبرات نے دوران سال کئے ہیں وہ اجتماعی رنگ میں بھی کئے جائیں۔ لجنہ کے قیام پر ۴۵ سال گذر چکے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تنظیم اسی لئے قائم کی تھی تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ مستورات بھی صحیح رنگ میں خدمت دین کر سکیں۔

آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلد تر غلبہ اسلام کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ اگلی صدی جو کہ غلبہ اسلام کی ہوگی۔ اس کے شروع ہونے میں نو سال باقی ہیں۔ اس صدی کے لئے ہمیں اپنے آپ کو بھی اور اپنی [illegible] دلوں کو بھی تیار کرنا ہے۔ اسی کے لئے ہمیں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ اور اگلی نسل کی بہترین تربیت کی طرف توجہ کرنا ہے۔ یہ نو سال کا عرصہ بہت ہی کم ہے۔ آج جو بچیاں ناصرات میں ہیں کل ان پر بہت بھاری ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ ان کو اس کام کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس لئے ان کی بہتر رنگ میں تربیت کرتے ہوئے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی طرف بہت توجہ دیں اور کوشش کریں کہ ہماری کوئی بچی ایسی نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتی ہو۔ آپ اپنی بچیوں میں قرآن کریم کا ایسا عشق بھر دیں کہ وہ محبت سے اس کے مطالب پر غور کریں اور تفاسیر پڑھ کر قرآن مجید سمجھنے کی طرف توجہ دیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پیغام میں کہی گئی باتوں پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے اتفاق اتحاد اور تعاون باہمی کے ساتھ حضور انور کی تحریکات اور ارشادات پر عمل کرنے اور اپنی ذمہ داری کو بخوبی سمجھنے کی نصیحت فرمائی۔

اس خطاب کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں لجنہ اماء اللہ کا ترانہ عزیزہ بشریٰ ربانی، عزیزہ حلیمہ زمرد، عزیزہ راشدہ رحمن، عزیزہ مریم صدیقہ اور عزیزہ ذکیہ بیگم نے مل کر پڑھا۔

مقابلہ حسن قرأت

ترانہ کے بعد حسن قرأت کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ اور مکرم حکیم محمد دین صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ اور فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل لڑکیاں اول دوئم اور سوئم قرار دی گئیں۔

اول:۔ عزیزہ وحیدہ سلطانہ
دوئم:۔ عزیزہ امۃ اللطیف
سوئم:۔ عزیزہ حلیمہ زمرد

مقابلہ حسن تغزل

اس مقابلہ میں بھی ۱۶ ممبرات نے حصہ لیا، اور مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ اور مکرم حکیم محمد دین صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے، اور مندرجہ ذیل لڑکیوں کو اول، دوئم اور سوئم قرار دیا گیا

اول:۔ مکرمہ نعیمہ بشریٰ سندھی
دوئم:۔ عزیزہ فریدہ عفت
سوئم:۔ عزیزہ عائشہ سلطانہ، عزیزہ نصرت بیگم بدر

اس مقابلہ کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہو گئی اور کھانے اور نماز کے لئے وقفہ دیا گیا۔ نماز ظہر و عصر سب نے اجتماع گاہ میں باجماعت ادا کی۔ جملہ کارکنات کے کھانے کا پروگرام اجتماع گاہ میں ہی تھا۔

دوسرا اجلاس

ٹھیک ۲½ بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ شروع ہوئی۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ سندھی نے نظم پڑھی۔ پھر مندرجہ ذیل ممبرات نے مل کر ترانہ پڑھا۔ عزیزہ منصورہ عصمت، عزیزہ عقیلہ عفت، عزیزہ نصرت سلطانہ، عزیزہ امۃ الرفیق اور عزیزہ نعیمہ بشریٰ۔

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں تئیس ۲۳ ممبرات نے حصہ لیا۔ مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ مکرمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ اور مکرم مولوی کریم الدین صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ اور جج کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل ممبرات اول، دوئم اور سوئم قرار دی گئیں۔

اول:۔ خاکسار بشریٰ طیبہ
دوئم:۔ عزیزہ راشدہ رحمن
سوئم:۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ اور عزیزہ امۃ العزیز۔

اس مقابلہ کے بعد عزیزہ راشدہ رحمن نے نظم سنائی۔ بعد ازاں فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں تقریر کرنے والی کو اسٹیج پر آنے کے بعد چٹ پر لکھے ہوئے دو عنوانات دیئے جاتے تھے۔ اس میں سے کسی ایک عنوان پر دو منٹ کی تقریر کرنی تھی۔ مقابلہ بڑا دلچسپ تھا۔ اس مقابلہ میں ۱۰ ممبرات شامل ہوئیں۔ مکرمہ سعیدہ فاطمہ، مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ اور مکرم مولوی کریم الدین صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے اور فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل کو اول، دوئم اور سوئم قرار دیا گیا۔

اول:۔ عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ
دوئم:۔ عزیزہ مریم صدیقہ
سوئم:۔ عزیزہ عارفہ سلطانہ

اس مقابلہ کے بعد نماز مغرب و عشاء جملہ ممبرات نے باجماعت ادا کی۔ اور بعد نماز اگلا پروگرام شروع ہوا۔ محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعد ازاں بیت بازی کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں آٹھ آٹھ ممبرات کی دو ٹیمیں تھیں۔ اس مقابلہ کے فیصلہ کے لئے مکرم بدر الدین صاحب عامل کو جج مقرر کیا گیا تھا۔ اس مقابلہ کے لئے یہ شرط تھی کہ اشعار درثمین، کلام محمود، درعدن اور بخار دل سے ہی سنائے جائیں۔ یہ پروگرام بیحد دلچسپ رہا۔ اور تقریباً سوا گھنٹہ تک چلا۔ دونوں ٹیموں کی تیاری قابل تعریف تھی۔ پورے مقابلہ کے دوران ۳۸۳ اشعار پڑھے گئے۔ عزیزہ صدیقہ قیصرہ کی ٹیم، ٹیم وہاب نے یہ مقابلہ جیتا۔ اس پروگرام کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کا اعلان کیا گیا۔

تقسیم انعامات

بعد ازاں محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ نے تمام مقابلہ جات میں اول، دوئم اور سوئم آنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر آپ نے محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ، مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل، محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ، محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خود اپنی طرف سے بعض اسپیشل انعام بھی مرحمت فرمائے۔

اختتامی خطاب

تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے بہنوں سے اختتامی خطاب فرمایا۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے لجنہ قادیان کا تیسرا اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کا تیسرا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے لجنہ و ناصرات کی ممبرات کی محنت کو سراہا اور عہدیداران کو مبارکباد پیش کی اور فرمایا کہ خدا کرے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ آپ کے اندر بڑھتا ہی چلا جائے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ازواج مطہرات اور صحابیات نے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے آپؐ سے ایسا عشق کیا جس کی مثال ملنی مشکل ہے، لیکن اس کے بعد ایک ایسا زمانہ بھی آیا جب کہ لوگوں نے آپ کی تعلیم کو بھلا دیا۔ اب پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور فرمایا کہ تیرے ذریعہ سے اس زمانہ میں اسلام دوبارہ قائم ہوگا۔ اب ہمیں اس زمانہ میں وہ نمونہ پیش کرنا ہے جو صحابیات نے پیش کیا تھا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

قرار دادِ تعزیت بروفات محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

منجانب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان بازیر فیصلہ ۸۰/۱۰/۲۳

رپورٹ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کہ حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مورخہ ۱۵ ر تبوک ۱۳۵۹ ہش (ستمبر ۱۹۸۰ء) کو ۸۲ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت قاضی محمد حسین صاحب صحابی ساکن کوروالی ضلع سیالکوٹ کے فرزند رشید تھے۔ آپ نے منشی فاضل۔ مولوی فاضل۔ انگریزی میں ایف۔ اے کیا۔ آپ پہلے امیر جماعت احمدیہ لائلپور رہے۔ پھر ۱۹۳۸ء میں زندگی وقف کر کے مرکز قادیان میں آ گئے اور ایک لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم دیتے رہے۔ اور بطور ناظر دعوت و تبلیغ اور ناظر اشاعتِ لٹریچر و تصنیف لمبا عرصہ خدمات کا موقعہ ملا۔ غرض آپ کی تمام زندگی خدماتِ دینیہ میں بسر ہوئی۔ آپ بلند پایہ عالم۔ بہترین مقرر۔ مناظر تھے۔ آپ کے وجود سے علمی مجالس بارونق نظر آیا کرتی تھیں۔ آپ نے اپنی علمی و دینی خدمات کی وجہ سے جماعت میں ممتاز مقام پایا۔ آپ دعاگو مستجاب الدعوات۔ صاحبِ رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ لہٰذا قرار دادِ تعزیت مجلس میں پیش ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی وفات پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان اظہارِ تعزیت کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ مولانا صاحب کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور بزرگ باپ کی فضیلتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

اس تعزیتی قرار داد کی نقول حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم لائلپوری کے پسماندگان کو۔ محترم ناظر صاحب خدمتِ درویشان کو۔ اخبار الفضل اور اخبار بدر کو بھجوائی جائیں۔

مجالس انصار اللہ کشمیر کا تربیتی اجلاس:

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے موقعہ پر مورخہ ۸۰/۹/۲۱ کو بعد نماز مغرب و عشاء مجالس انصار اللہ کشمیر کا سالانہ اجلاس مسجد احمدیہ سری نگر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ جس میں وادی کشمیر کی تمام جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے نمائندگان شریک ہوئے۔ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے مختلف تنظیمی۔ تربیتی و اصلاحی امور پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم صدر مجلس نے حاضرین مجلس کو اپنی زریں اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس برخاست ہوئی۔

خاکسار: عبدالحمید ٹاک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بقیہ صفحہ (۱۰)

پس حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں داخل ہو کر ہمیں چاہیئے کہ ہم آپؑ کے اُسوہ پر عمل کرنے والی ہوں۔ اپنی اولاد میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کا شوق۔ آنحضرت صلعم سے سچا عشق اور خلیفہ وقت کی اطاعت کا مادہ ان میں پیدا کریں۔ اس کے لئے اوّل اپنے گھر کے ماحول کو ایسا بنائیں کہ حدیث و قرآن و سلسلہ کی باتیں زیادہ ہوں۔ گھر میں اگر کئی بچیاں ہیں تو نماز باجماعت پڑھائیں۔ پھر قرآن مجید میں سے یا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے کوئی اقتباس سُنائیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبات پڑھیں۔ جو پڑھنا نہ جانتی ہوں وہ کسی سے سُنا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جو بچیاں باقاعدہ اجلاسوں میں حاضر ہوتی ہیں ان میں اور غیر حاضر رہنے والیوں میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد لجنہ کی تنظیم کو مضبوط بنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے قادیان کی لجنہ کے کام کو سراہا۔ آپ نے بہنوں کو دعاؤں پر بہت زور دینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اپنے مالکِ حقیقی کے آستانہ پر جھکنے کے لئے ایسا پروگرام بنائیں کہ ہر بہن تہجد پڑھنے کی عادی بن جائے۔

اس خطاب کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے اجتماع کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر شکرِ باری اداکیا۔ نیز محترمہ سیدہ آپا جان اور اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ میں تعاون دینے والے تمام احباب اور مستورات کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کروائی۔ اور اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

صدرِ غانا کی حضور سے ملاقات۔ بقیہ صفحہ (۲)

جماعت اب تک ۲۳۰ عالیشان مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ اور ان کی تعداد میں خدا کے فضل سے روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جماعت وہاں پرائمری اور مڈل سکول اور اعلیٰ پیمانے کے سات سیکنڈری سکول چلا رہی ہے۔ ان کے علاوہ ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی ہے جو تبلیغی نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے لوکل مبلغین تیار کرتا ہے۔ اس وقت سات مرکزی مبلغین اور ستر لوکل مبلغین ایک سو اسی (۱۸۰) تبلیغی مراکز میں کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں جماعت اب تک وہاں چار ہسپتال قائم کر چکی ہے۔ جو مختلف علاقوں میں اہلِ غانا کی گراں بہا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ چاروں ہسپتال ہر لحاظ سے مکمل ہیں اور اُن میں مریضوں کے داخلے مختلف قسم کے امراض کے علاج اور ہر قسم کے آپریشنز وغیرہ کی جدید ترین سہولتیں موجود ہیں۔ ان سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعے انجام دی جانے والی خدمات کا نہ صرف ملک بھر میں ڈنکا بج رہا ہے۔ بلکہ ان کی شہرت اردگرد کے ممالک میں بھی پھیلتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہسپتال اگرچہ دور افتادہ دیہی علاقوں میں قائم ہیں۔ لیکن اُن میں علاج کے لئے دوسرے افریقی ممالک کے مریض بھی بڑی تعداد میں آتے ہیں۔ اور علاج کی غرض سے آنے والے ایسے مریضوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

(منقول از الفضل مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۰ء)

گیمبیا میں نئے احمدیہ ہسپتال کا سنگِ بنیاد۔ بقیہ صفحہ (۲)

تقریب کے آخر میں حاضرین کی تواضع مشروبات سے کی گئی۔ کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ احمدیہ ہسپتال کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جانوروں کی قربانی بھی پیش کی گئی۔

سنگِ بنیاد رکھے جانے کی اس تقریب کو ریڈیو اور اخبارات میں نمایاں سُرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مغربی افریقہ کے اس ملک میں احمدیہ ہسپتال کا قیام مبارک کرے اور محض اپنے فضل سے اس ہسپتال کی قبولیت میں اضافہ کرے۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور انعامات کا مینہ برسائے۔ آمین

(الفضل مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۰ء)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور بڑشیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ تکھنیا بازار۔ کانپور (یو-پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو رہا ہے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ بدر ماہ نومبر کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ براہِ کرم اپنی اوّلین فرصت میں آئندہ سال کا چندہ بدر ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ بھی اُن کے نام بدر جاری رہ سکے۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۸۳	مکرم ایم محمد شمس الدین صاحب	۱۳۷۹	مکرم رضی احمد صاحب
۱۱۰۱	" دلدار علی صاحب	۱۴۳۵	" سید نعیم احمد صاحب
۱۱۲۱	" ولی محمد صاحب	۱۵۱۹	" محمد خواجہ صاحب۔
۱۱۷۱	محترمہ عظیم النساء صاحبہ	۱۵۳۴	" کے سی محمود صاحب
۱۱۷۶	مکرم ایم۔ اے محمد اشرف صاحب۔	۱۵۷۹	" ایس۔ زیڈ احمد صاحب
۱۲۰۲	طیبیا ربڑ ورکس	۱۶۳۴	" محمد شرف الدین صاحب
۱۲۰۶	مکرم ایس ایم عمران صاحب۔	۱۷۰۹	" پی۔ اے محمد شریف صاحب۔
۱۲۱۹	" سردار سوہن سنگھ صاحب ایم۔ اے۔	۱۸۷۷	" وحید انصاری صاحب
۱۲۲۶	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب۔	۱۸۹۷ F	" ایم۔ اے کھوکھر صاحب۔
۱۲۴۰	" سید بشارت احمد خان صاحب۔	۱۹۰۱ F	" پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول
۱۲۴۹	" سید عنایت اللہ صاحب۔	۱۹۰۸ F	" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب۔
۱۲۵۵	" انجمن احمدیہ شورت۔	۱۹۲۷ F	" ایف۔ ایم۔ پرویز صاحب۔
۱۲۶۵	" میر عبدالرشید صاحب۔	۲۰۲۱	" صلاح الدین صاحب فاضل
۱۲۶۶	" علی محمد الہ دین صاحب ایم۔ اے۔	۲۰۳۲	" صدر جماعت کیننانور
۱۲۷۲	" محمد احسن صاحب۔	۱۰۳۵	محترمہ حمیدہ نصرت صاحبہ
۱۲۹۵	" سردار گرپال سنگھ چاہل	۲۰۳۹ F	مکرم اللہ بخش صاحب شاہد
۱۲۹۷	" خضر محمود صاحب جان	۲۲۶۴	" غلام نبی صاحب زرگر
۱۳۱۳	" بابو تاج دین صاحب۔	۲۲۶۳	" خالد احمد صاحب یو۔ ڈی۔ سی۔
۱۳۳۹	" چوہدری عبدالحفیظ صاحب۔	۲۲۶۵	" نصیر احمد صاحب انور
۱۳۶۸	" ایچ فاروق احمد صاحب	۲۲۶۸	" سردار محمد خان صاحب ملک
۱۳۷۵	" جمیل احمد صاحب	۲۲۷۸	" محمد لٰیسین صاحب
۱۳۷۶	" فخر الدین صاحب	۲۲۸۲ F	" چوہدری رحمت خان صاحب
۱۳۷۸	" حمید اللہ خان صاحب۔	۲۴۱۶	" ظفر احمد صاحب۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ($\frac{1}{10}$) ہے۔ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو، اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ فرمائیں ۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ اُتّر پردیش کی چودھویں صوبائی کانفرنس

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُتّر پردیش کی صوبائی کانفرنس مورخہ ۱۹ - ۲۰ ر نبوّت (نومبر ۶۸۰) کو شاہجہانپور میں منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اُتّر پردیش۔ راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔ قیام و طعام بذمہ کانفرنس و مقامی جماعت ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

عہدیدارانِ کانفرنس :- جنرل سیکرٹری : مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی۔
سیکرٹریان : مکرم عبدالواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ - اور - مکرم محمد شاہد صاحب ویم ایڈووکیٹ

المعلن : عبدالحق فضل صدر مجلس استقبالیہ

AHMADI & Co. BAHADURGANJ,
SHAHJAHANPUR – 242001 (U.P.)

دعائے مغفرت :

مکرم عبدالرشید صاحب پہلوان سکنہ امروہہ (یو۔ پی) دل کا شدید دورہ پڑنے کے بعد دو تین روز بیمار رہ کر بعمر ۶۵ سال مورخہ ۸/۱۰ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ملنسار اور خلیق احمدی تھے۔ غیر احمدیوں میں بھی اکثر لوگ تجہیز و تکفین اور جنازہ میں شریک ہوئے مرحوم کے والد محترم حضرت مولوی عبدالصمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دادا محترم حضرت الٰہی بخش صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم محمد راشد صاحب اور مکرم محمد یونس صاحب نیز دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار : عبدالحق فضل
مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم شاہجہانپور

JESUS IN THE VALLEY OF KASHMIR

"حضرت مسیح وادیٔ کشمیر میں"

عنوانِ بالا سے خاکسار نے ایک کتابچہ انگریزی میں ترتیب دیا ہے جس میں سیرۃ و سوانح حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہے۔ عنقریب یہ کتابچہ شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اس سعی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے گزارش ہے کہ یہ کتابچہ "نورِ احمدیہ ٹرسٹ" کی پہلی مطبوعہ کتاب ہوگی جسے خاکسار نے کافی تحقیق اور فلسطین۔ مصر۔ انگلستان۔ ہالینڈ اور ڈنمارک وغیرہ ممالک کے طویل ترین سفر اختیار کرنے کے بعد مرتب کیا ہے۔ کتاب کی قیمت کینیڈا میں 6.00 $ ہے۔ جبکہ ہندوستان میں پچاس نسخوں کی قیمت صرف نو روپے (Rs. 9-00) رکھی گئی ہے۔ جو احباب یہ کتابچہ خریدنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

خاکسار : خلیفہ عبدالمنان نور

"NUR AHMADIYYA TRUST"
NUR MANZIL, 62, HOLMES DR.
MONO MILLS, RR8 ORANGEVILLE
ONTARIO L9W 375, CANADA